سے گفتگو کی گئی ہے، وطن عزیز میں رائج ''قانون تحفظ ناموس رسالت (دفعہ ۲۹۵ - ج)'' ہے، جناب خالد محمود نے اس کے خلاف مسیحی دوستوں کے غیر ضروری احتجاج پر گرفت کی ہے۔ خاتمہ کتاب میں بتایا گیا ہے کہ اسلام مغربی دنیا میں تیزی سے پھیلنے والا دین ہے۔

مطالعہ کتاب کے دوران میں محسوس ہوتا ہے کہ لکھنے والے کو قبول اسلام کی شکل میں جو نعمت حاصل ہوئی ہے، اسے وہ دوسروں تک پہنچانا چاہتا ہے، مگر زبان و بیان پوی طرح اس کا ساتھ نہیں دیتے، نیز پادری صاحب سے خطاب کرتے ہوئے ان کا لب ولہجہ مناظرانہ ہو گیا ہے، مزید براں مختلف کتابوں سے بہت لمبے لمبے اقتباس نقل کیے گئے ہیں۔ اگر اقتباسات کا خلاصہ اپنی زبان میں پیش کر دیا جاتا تو زیادہ مناسب ہوتا۔

کتاب سفید کاغذ پر خوبصورت انداز میں شائع ہوئی ہے۔ پروف ریڈنگ کی اغلاط، اور بالخصوص قرآنی آیت (ص۲) میں غلطیوں کی موجودگی افسوس ناک ہے۔

ادارہ

مراسلت

ایک قاری

اسلام آباد

''عالم اسلام اور عیسائیت'' کے حالیہ شمارے میں ''ایٹلانٹک منتھلی'' کے مضمون کے حوالے سے رپورٹ پڑھی تو جرمن پادریوں کی ایک اور کاوش یاد آ گئی جس کا تذکرہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے کیا ہے۔ ان ہی کے الفاظ میں دیکھیے:

جرمنی میں میونک یونیورسٹی میں ایک ادارہ قائم کیا گیا "قرآن مجید کی تحقیقات کا ادارہ"، اس کا مقصد یہ تھا کہ ساری دنیا سے قرآن مجید کے قدیم ترین دستیاب نسخے خرید کر، فوٹو لے کر جس طرح بھی ممکن ہو جمع کیے جائیں۔ جمع کرنے کا یہ سلسلہ تین نسلوں تک جاری رہا۔ جب میں ۱۹۳۳ء میں پیرس یونیورسٹی میں تھا، اس کا تیسرا ڈائریکٹر پریتسل (Pretzl) پیرس آیا تھا کہ پیرس کی پبلک لائبریری میں قرآن مجید کے جو قدیم نسخے پائے جاتے ہیں ان کے فوٹو حاصل کرے۔ اس پروفیسر نے مجھ سے شخصاً بیان کیا کہ اس وقت (یہ ۱۹۳۳ء کی بات ہے) ہمارے انسٹی ٹیوٹ میں قرآن مجید کے بیالیس ہزار نسخوں کے فوٹو موجود ہیں، اور مقابلے (collation) کا کام جاری ہے۔ دوسری جنگ عظیم میں اس ادارے کی عمارت پر ایک امریکی بم گرا اور عمارت، اس کا کتب خانہ اور عملہ سب کچھ برباد ہو گیا، لیکن جنگ کے شروع ہونے سے کچھ ہی پہلے ایک عارضی رپورٹ شائع ہوئی تھی۔ اس رپورٹ کے الفاظ یہ ہیں کہ قرآن مجید کے نسخوں میں مقابلے کا جو کام ہم نے شروع کیا تھا، وہ ابھی مکمل تو نہیں ہوا، لیکن اب تک جو نتیجہ نکلا ہے وہ یہ ہے کہ ان نسخوں میں کہیں کہیں کتابت کی غلطیاں تو ملتی ہیں، لیکن اختلافِ روایت ایک بھی نہیں (خطباتِ بہاول پور، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی - اسلام آباد، ۱۹۹۹ء، صفحات ۱۶ - ۱۷)۔

صنعاء (یمن) سے حاصل ہونے والے قرآنی نسخوں کے غیر جانبدارانہ مطالعے سے بھی ان شاءاللہ وہی نتیجہ برآمد ہوگا جو جرمن مستشرقین کی گزشتہ نسل نے ہزاروں نسخوں کے تقابلی مطالعے کے بعد اخذ کیا تھا۔